منافع متوقع کی بیع درست نہیں

سوال: ایک گاؤں ہے جس کا زمیندار یعنی زمین کا مالک تو زید ہے اور اُس کا خراج یعنی جو محصول منجانب سلطانِ وقت اس زمیندار سے لیا جاتا ہے بقانونِ سلطانی عمرو کو ملتا ہے جس کو عرف میں معافی دار کہتے ہیں۔ پس اگر عمرو معافی دار اپنا حق (معافی داری) بکر کے ہاتھ بیع یا رہن رکھے جس کا اثر یہ ہوگا کہ بجائے عمرو کے وہ خراج بکر وصول کرنے لگے جس کو قانونِ سلطنتِ موجودہ جائز رکھتا ہے، آیا شرعاً بھی اس حقِ معافی داری کا بیع کرنا یا رہن رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: قال فی الدر المختار وبطل بیع ما لیس بمال الخ (درمختار میں ہے کہ جو شے مال نہ ہو اس کی بیع باطل ہے) اور شامی میں ہے قدمنا اول البیوع تعریف المال بما یمیل الیہ الطبع ویمکن ادخارہ لوقت الحاجۃ وانہ خرج بالادخار المنفعۃ فھی ملک لا مال ..... (ہم نے ابواب البیوع کے شروع میں مال کی تعریف یہ بیان کی ہے کہ جس کی طرف طبائع کا میلان ہو اور جسے حاجت کے اوقات کی خاطر ذخیرہ کیا جا سکے۔ ذخیرہ والی شرط سے کسی شے کی منفعت، مال کی تعریف سے خارج ہو گئی کیونکہ وہ مِلک میں تو آتی ہے مگر مال نہیں ہے)

ان عبارات و امثال سے واضح ہے کہ اس قسم کے حقوق و منافع متوقعہ کی بیع و رہن شرعاً درست نہیں بلکہ باطل ہے۔

---

(۲)

موجودہ مرحلے میں قادیانی سرگرمیاں

حال ہی میں مجھے ذیل کا خط ایک محب کی طرف سے موصول ہوا ہے اور میری طرف سے اس کا جواب بھی یہاں پیش کیا جا رہا ہے۔ (ف رص)

سوال: مجھے چونکہ قادیانی اُمت کے درونِ خانہ کا علم ہے، اس لیے بعض باتیں پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہوں۔

۱۔ جداگانہ انتخابات کے اعلان کے بعد قادیانی مخصوص انداز میں وسوسہ اندازی کر کے

تحریک اسلامی کے خلاف پروپیگنڈے میں مصروف ہے۔ اس کی تازہ ترین مثال "اسلامی نظام" نام کا وہ ٹریکٹ ہے جو کلاسیک پر بھی دستیاب ہے اور جسے عباس احمد خان نے لکھا ہے۔ یہ عباس احمد متنبیٔ قادیان کا نہایت قریبی ہے (پتہ: ۵۔ ڈیوس روڈ۔ لاہور) مگر دھوکا دینے کے لیے ٹریکٹ پر کراچی کا ایڈریس تحریر ہے۔ اسے مطالعہ فرمایئے گا۔

۲۔ ہفت روزہ "لاہور" ۱۹۴۷ء کے بعد سے اب تک ——— اور آجکل بطور خاص ——— آئین پاکستان اور مسلمانانِ پاکستان کے خلاف ژاژ خوانی میں مصروف ہے۔

۳۔ تعلیم اور صحافت پر مرزائی پلانٹ کیے جا رہے ہیں (غالباً مراد یہ ہے کہ قادیانی قیادت کی طرف سے اس کے لیے زور لگایا جا رہا ہے) تاکہ وہ اسلامی نظام کی اس لہر کو اپنے حق میں موڑ سکیں۔

اس کی ایک مثال دیتا ہوں۔ سیارہ ڈائجسٹ لاہور جس نے قرآن نمبر اور رسول نمبر ایسے وقیع نمبر نکالے تھے۔ اس میں آجکل مرزائیوں کی یلغار ہے۔ قلمی اور اصل ناموں سے نئے نئے مرزائی ادیب پیدا ہو رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں چند ماہ سے ایک قادیانی ایڈیٹر عبدالکریم خالد آگھسا ہے۔ اگست ۱۹۷۸ء کے شمارے میں ڈپٹی نذیر احمد کے متعلق ایک مضمون "مسعود شیخ" نامی کسی ہونق نے لکھا ہے۔ جس میں دو قومی نظریہ پاکستان کا خالق ڈپٹی نذیر احمد کو قرار دے کر فکری انتشار پیدا کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ اور علمائے دین کو بار بار "ملّا" کہہ کر ان کی توہین کی گئی ہے۔

ستمبر ۱۹۷۸ء کے شمارے میں پورا اداریہ قومی اتحاد اور کابینہ کے خلاف ہے ـــ اور بین السطور اسلام کا بھی مذاق اڑایا گیا ہے۔ اس قسم کی تحریرات دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ ہمارے اسلامی رسائل نہ تو اس خودکاشتہ پودے کی سرگرمیوں کا نوٹس لیتے ہیں اور نہ ہی ان کی گوناگوں سازشوں پر نظر رکھتے ہیں۔

حضورؐ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کو جو عشق ہے اس کے پیشِ نظر یہ سطور کر رہا ہوں۔

جواب:۔ (از نعیم صدیقی) آپ نے تحریک اسلامی کی مخالفت میں کام کرنے والی قوتوں میں سے

ایک کے متعلق جو باتیں لکھی ہیں، کم سے کم ان میں خلوص ضرور ہے۔ آپ کی دی ہوئی معلومات بھی بہت زیادہ وسیع نہیں، محدود سی ہیں اور بالکل سامنے کی ہیں۔ اصل کام دسیوں گنا زیادہ ہے۔

ہم اس امر سے کبھی غافل نہیں ہوئے کہ آج کے حالات کے سمندر میں اسلام کی کشتی کو کھے لے جانا اور ساحل مراد تک پہنچا لینا آسان نہیں ہے۔ ہمارے سامنے الحاد اور مادہ پرستی، سیکولرازم اور سوشلزم، اور نفس پرستی اور خیانت جیسی قوتیں ہیں جو موج وگرداب اور نہنگوں اور مگرمچھوں کی شکل میں حائل ہیں۔ قادیانی جن میں سے کچھ عیاں ہو کر اور کچھ نہاں ہو کر کام کر رہے ہیں، ان قوتوں کے محض مؤید ومعاون (سپورٹر) ہیں۔ ان کا معاملہ یہود مدینہ سے ملتا جلتا ہے کہ وہ حضور نبی اکرمؐ کی اٹھائی ہوئی دینی واخلاقی تحریک کے مقابلے میں مکے کے کفار ومشرکین کو ترجیح دیتے تھے۔ اور خفیہ اور علانیہ ان سے ہر طرح کا تعاون مدینے کی اسلامی ریاست، اسلامی معاشرے اور اسلامی تحریک کے خلاف کرتے تھے۔

اس وقت ملحدین، مغرب پرستوں اور اشتراکیت کے علمبرداروں کو بہت بڑی پشت پناہی ایک طرف پیپلز پارٹی کے لیڈروں اور کارکنوں سے مل رہی ہے اور دوسری طرف قادیانیوں کی تائیدِ خاص حاصل ہے۔ عام سیاسی دائرے میں بھی اور بیوروکریسی اور پولیس وغیرہ کے دائرے میں بھی —— ! بلکہ پیپلز پارٹی کی طرف سے پچھلے انتخابی پروگرام (۱۹۷۷) کے تحت پبلسٹی کی جو اسکیم اسلامی تحریک خصوصاً جماعت اسلامی کے خلاف بنی تھی۔ اس کے لئے بے شمار پوسٹر اور پمفلٹ لکھنے والی ٹیم قادیانیوں ہی کی فراہم کردہ تھی۔ نیز اس سے قبل بھی مختلف خاص مراحل (مثلاً ۱۹۷۳) سرکار کے حسب منشا جماعت کے خلاف ان لوگوں نے پوسٹر لکھے اور چھپوائے گئے۔ جن پہ بسا اوقات فرضی اشخاص یا انجمنوں کے نام درج ہوتے تھے۔ اور پرنٹ لائن غائب ہوتی تھی۔

لیکن ہم قادیانیوں کی نشری واشاعتی "خدمات" کے ساتھ ساتھ ان کی افسرانہ اور ملازمانہ دفتری کارروائیوں پر بھی نظر رکھے ہوئے ہیں اور فی الحال ان سے تعرض نہ کرتے ہوئے بھی ان کی شرارتوں سے واقف ہیں۔ انشاء اللہ وقت پر یہ سارے حالات روشنی میں آجائیں گے۔ اندھیرے کے مکین ابھی آرام سے اپنے جرائم کو مکمل کرنے میں لگے رہیں۔

البتہ ایک چیز نے نہ صرف ہمیں بے حد شرمسار کر رکھا ہے۔ بلکہ ہماری ساری تحیر آمیز توجہات کو اپنی طرف کر لیا ہے کہ خود ہمارے اپنے ہی دائرے کا گروہ بھی سرمستِ عناد ہے۔ حالانکہ اس کی دلبری کے اعتراف کے لئے ہم نے دل دہی میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔

کبھی ہم بھی تم بھی تھے آشنا، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو!

ابھی ہم اِدھر ہی چشمِ غزالیں کی گردشوں اور عشوہ و ناز نو بنو حشر سامانیوں کی داد دینے میں محو ہیں۔ بتانِ عجم کی شان کچھ بھی ہو، بتانِ حرم کی مقام بڑا بلند ہے۔ ہیں تو بت مگر حرمِ پاک کے بت ہیں! اِدھر داد دے چکیں تو پھر اُدھر کی بیداد کا لطف اطمینان سے اٹھائیں گے۔

ہمارے اپنے ہی دائرے کا ایک اور گروہ بھی ایسا ہے جس سے عملاً ہمارا کوئی سیاسی و سماجی یا مذہبی و فقہی جھگڑا نہیں ہے، اور نہ ملت کی طرف سے کوئی جارحیت اس کے خلاف کبھی ہوئی ہے، مگر اس کے فدائی بھی دفتروں کی کمین گاہوں میں عہدوں پہ بیٹھ کر ایک خفیہ لمبا ٹاپچھاٹے اس پہ مُہرے آگے پیچھے کرتے رہتے ہیں۔

جب ان اپنوں کی کرم فرمائیاں سامنے آتی ہیں تو غیروں کی ستم کیشیاں فراموش ہو جاتی ہیں۔ تاہم ہم لوگ اوّل روز سے یہ جان کر چلے ہیں کہ ہمارا راستہ کٹھنائیوں سے بھرا پڑا ہے اور مہیب چٹانوں کو توڑ توڑ کر، اور کانٹوں کی صفوں کو چیر چیر کے ہمیں ایک ایک قدم آگے بڑھانا ہے۔ سو وہ تو ہوگا۔ قلیل سی مہلت ہمیں ملی ہے اور اسی فرصتِ دو دم میں اسلامی نظام کی طرح ڈالنی ہے۔ خدا ہمیں ضرور توفیق دے گا۔ یہ یقین اس لئے بھی ہے کہ ہم اکیلے نہیں ہیں۔

قادیانیوں کی حالیہ سرگرمیاں اربابِ اقتدار کو اِس امر پہ توجہ دلاتی ہیں کہ ۱۹۷۴ کے دستوری فیصلے کے تحت قوانین و قواعد کی شکل میں جو اقدامات ہونے ضروری تھے اور جو اب تک نہیں ہو سکے اُن کا خلا جلد پُر کیا جائے گا۔

آپ نے معاصر عزیز سیارہ ڈائجسٹ کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے وہ بڑی حد تک درست ہے۔ ستمبر کا اداریہ واقعی بہت خراب تھا۔ وہ سیارہ ڈائجسٹ کے ۱۵ سالہ دورِ خدمت کے دامن پہ ایسا داغ بن کر رہ گیا ہے جسے بھلایا تو جا سکتا ہے، مٹایا نہیں جا سکتا۔

(باقی بر صفحہ ۴۸)